منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر امدہ منشور محمدؐ

تورٰیت بلا توریہ انجیل بتحریل
گویان صفت دیبچہ شیر و رمحمدؐ

نمبر ۱۷ | مطبوعہ ۱۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۰

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بجناب ۲ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مطبع چاہیے

قبول اسلام

معسکر بنگلور مین مولوی عبد الصمد صاحب نو مسلم واعظ کے وعظ کے بعد دو بھائی ہین عیسائی ایسٹ انڈین مشرف باسلام ہوے مرد کا نام عبد اللہ اور عورت کا نام عایشہ رکھا گیا۔

بقیۂ مضمون

عیسائیت اور اسلام

(ماخوذ از ایشیاتک کوارترلی ریویو)

ہمارا اس سے بھی مشکل مسئلہ تو انسان کے کسی حالت مین بھی گناہ سے نہ بچ سکنے اور قربانی کے ذریعہ سے اسکے کفارہ کے ہونے کا ہے اور قبل اسکے کہ ہم اسکی نسبت کچھ کہین ہم کو یہ یاد رکھنا ضرور ہے کہ قربانی کا خیال بالکل وہی پرانی اور وحشیانہ بہیت پوجا ہے جسکا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین اور جسکا منشا ان مافوق الطبیعت ہستیون کو خوش کرنا تھا جو دنیا مین آفتین اور مصیبتین پیدا کرتی ہین اور یہ قطعًا ناممکن ہے کہ بہت پوچھ کے اس خیال کو اس خداوند تعالیٰ کی جو رحیم و رحمان ہے کس قسم کی قابل فہم پرستش کے ساتھ مطابق کیا جائے اور اس بنا پر یہ کل مسئلہ ایک بیحد درجہ کا مبہم اور ایسا ہے جو اپنی تردید آپ ہی کرتا ہے اور درحالانیکہ بعض انسان ایسے ہین کہ جن کو کسی کفارہ کی ضرورت نہین مثلاً شیر خوار بچے اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ ہمنے ایک نہایت ہی عجیب اضافت انسان کے ہر حالت مین محتاج کفارہ ہونے کا اور نہایت ہی دقیق مسئلہ پہلے انسان سے کفارہ کے سرزد ہونے اور اسکے وجہ سے کل نسل انسانی کے مستوجب سزا ہونے کا ایجاد کیا ہے اگر ہم مسیح کے طریقہ زندگی کی بطور ایک حسن نمونہ کی تعریف و توصیف کرین تو بجا اور درست ہے مگر ہم تو بجائے اسکے زندگی کے اوسکی دلیبی موت کو اپنے مذہب کا اصل اصول ٹھہرائے ہوے

ہین خاص لفظ "صلیبی" ہی گویا ہمارا اعتقاد نامہ
ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے مذہب کا لب لباب
صرف صلیب کو باعث نجات اعتقاد و ظاہر کرتا ہے اور
صرف صلیب کو باعث نجات اعتقاد و ظاہر کرتا ہے اور
ہی ایک بات ہے کہ جس پر نہایت زور دیکر ہم لوگون
سے یہ منوانا چاہتے ہین کہ صرف یہی ایک ذریعہ نجات
کا ہے ہم کو مسیح سے محبت رکھنا اس وجہ سے واجب
نہین ہے کہ اوسنے اپنی زندگی ہماری بہتری مین
صرف کی بلکہ اسلئے واجب ہے کہ ہمارے لئے اپنی جان
قربان کر ڈالی۔

علاوہ ان صریح اعتراضون کے جو ہر ایک ایسی تعلیم
کے رو سے جو کسی معقولیت کا دعویٰ کرتے ہو اس
خونی قربانی کی نسبت جو ایک رحیم و رحمان خدا کے
لئے عمل مین آئے عاید ہوتے ہین خود اس قربانی
کے خیال مین اسکی ایک ایسی تردید موجود ہے کہ
جسکو رفع کرنا ناممکن ہے کیونکہ انسان کو زندگی
بہت پیاری ہے اور خواہ اوسکو کیسا ہی قوی
اعتقاد معاد کے نسبت کیون نہو تو بھی بنی نوع
انسان کے کسی بھلائی کے کام مین اپنی جان قربان
کر ڈالنا ہمیشہ ایک نہایت ہی قابل احترام اور
ملیون کا کام سمجھا گیا ہے اور بیشک ایسا ہی سمجھا
جانے کے لایق ہے پس اگر مسیح فی الحقیقت خدا تھا
اور وہ اس بات کو جانتا تھا جو اوسنے ہم کو سکھائی
ہے تو اوس کا اپنی جان دیدینا ہرگز قربانی نہین
کہا جا سکتا بلکہ صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک
تکلیف دہ کام کا انجام بخیر تھا اور ایک اوسی آسمانی
حالت کے طرف بازگشت تھی جس سے اوس نے نزول
کیا تھا۔

الغرض پر دلتمند لوگون نے گو اپنے مذہب کے زیادہ
دلچسپ توہمات کی اصلاح کی مگر ان عجیب و غریب اور
ناقابل فہم بلکہ ناقابل قبول مذہبی مسئلون کو باقی
رکھہ لیا جو اخیر زمانہ کے یونانیون کے خراب شدہ
باریک ذہنون کے ایجاد ہین ہم چاہتے ہین کہ وہ
لوگ جو ہمارے مذہب مین آئین اس عجیب و غریب مسئلہ
کو نہ صرف عیسائیت کا ضمیمہ سمجھ کر مانین بلکہ خاص اسیکو
عیسائیت سمجھین اور ہم ان مسایل کو لوگون کے
سامنے نہ ایسے سرگرم واعظون کے زبان کے ذریعہ
سے پیش کرتے ہین جو اُن مسکینانہ نکتہ یون پر عمل کرتے
ہین جن کی کتاب مقدس تعلیم کرتی ہے اور غریبون
اور مظلومون کو تسلی دیتے ہون بلکہ ایسے مشنریون
کے وسیلہ سے پیش کرتے ہین جن کو ہر طرح کا آرام حاصل
ہے اور عمدہ تنخواہین پاتے ہین اور لوگون سے اس
امر کے خواہشمند ہوتے ہین کہ وہ ہمارے زمانہ حال کی
اس سوسائٹی مین داخل ہون جس مین ذات کا
امتیاز نہایت ہی ہے اور انسان کا اعزاز و اقتدار
صرف اوسکی دولتمندی پر منحصر ہے پس کیا یہ کچھ تعجب
کی بات ہے؟ کہ اس قسم کی تعلیم سیدھے سادے اور
مفلس اور تعلیم یافتہ لوگون کو کم مرغوب ہو اور
تعلیم یافتہ ہندو اوسکو بالکل قبول نہ کرے رسوم
و دستورات کے معاملہ مین بھی ہم مسلمانون سے

ابتک بہت پیچھے ہین ہم لوگون مین ایک روز افزون
میلان آرایشی و زیبایشی پرستش اور گانے بجانے
اور رنگین کھرکیون (گرجاکی کھرکیان مراد ہین) وغیرہ
اور ایسی رسوم کی طرف ہے جو خداوند تعالی کے اوس
اعلیٰ درجہ کے تصور سے جسکا اظہار مسلمان اپنی سادہ
طرز عبارت مین کرتے ہین موافقت نہین رکھتا ہم
انسان کی مرغوبات رشوت کے طور پر دیکر لوگون
کو اپنے عبادت خانون مین لانے کی کوشش کرتے ہین
اور اس مین فی الجملہ کامیابی بھی ہوتی ہے لیکن اگر
ہم اوسکو بہ تعمق نظر دیکھین تو یہ طریقہ ایک معقول
طور کی پرستش آلہی کے کسی طرح موافق نہین ہے
حق یہ ہے کہ اگر ہم اور لوگون کو عیسائی بنانا اور
ان کی اصلاح کرنا چاہتے ہین تو ہم کو پہلے خود اپنے
اصلاح کرنی چاہیے اور یہ اصلاح کا کام اس حد سے
بہت زیادہ بڑھکر کرنا چاہیے جہان کہ اسوقت ہوا
تھا جسکو "ریفارمیشن" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے
اول ہمکو اپنے بشپون پادریون مشنریون اور عام
عیسائی لوگون کو عیسائیت سکھانی چاہیے پھر
البتہ ہم کافرون کو عیسائی بنانے کی امید کر سکتے
ہین اسبات کے کہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ جن
مسایل مذہبی کی نسبت ہمکو اعتراض ہے ان مین
سے کسی ایک مسئلہ کو بھی ایک سیدھا سادھا آدمی
مسیح کے زندگی کے ان حالات سے جو اناجیل ثلاثہ
مین مذکور ہین نہین سیکھ سکتا کیونکہ ان مین اسکو
یہ بتایا جاتا ہے کہ صرف ایک ہی خدا ہے جو رحیم و رحمان
ہے اور جسکا حکم دنیا کے لئے یہ ہے کہ انسان محبت
بھی خواہی کے مسئلہ پر عمل کرے جو کل مسائل کا اصل
اصول ہے اور یہ کہ اپنی بری خواہشون کو روکے
اور اپنی بنی نوع سے مہربانی سے پیش آئے اور انسان
کا مذہب حق یہی ہے باوجود ان تمام خوبیون کے
جو اسلام نے عیسائیت سے اخذ کرلی ہین ہمارا عیسائی
مذہب اوس صورت مین کہ جسکی تلقین اوس کے
شروع مین کیگئی تھی اب بھی اپنے عجز و فروتنی
اور ملائمت اور بھی خواہی اور خیراندیشی مین اسلام
سے بدرجہا بڑا ہوا ہے اور خود مسیح ایک خوبرو
ترین نمونہ ان خوبیون کا ہے اور ان معنون کے
لحاظ سے مسیح سے محبت کرنا بیشک ایک پسندیدہ
اور ایسا خیال ہے جو انسان کے لئے موجب شرف
ہے اور جبکہ ہم مسیح کی محبت کے مسئلہ پر بڑا زور دیتے
ہین تو اگر اوس محبت سے صرف یہی مراد ہوتی
جو ہمنے بیان کی ہے تو بہت ہی خوب ہوتا مگر غضب
تو یہ ہے کہ اوس سے یہ مراد سمجھی جاتی ہے کہ اس سے
ہم کو اس لئے محبت رکھنی چاہیے کہ اس نے ہماری
خاطر اپنی جان قربان کردالی۔ باقی آیندہ

از علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیکم

اصول بطلان مذہب عیسائی

ای ہمارے پیارے بھائی عیسائیو غور سے معلوم ہوتا
ہے کہ مذہب کے معاملہ مین تین برے ہماری اصول

ہین جنپر مدار حسن و قبح مذاہب اور انحصار نجات کا
ہے اول ذات و صفات باری تعالیٰ کا پہچاننا
دوسرا نجات عقبیٰ کا طریقہ معلوم کرکے اسکا امید وار
ہونا تیسرا نیکی بدی کی شناخت اور بدی سے
بچکر نیکی کرنا - ان تین باتون کے سوا اور سب امور
فروعی ہین جس مذہب مین ان تینون امرون کی
تنقیح کامل ہے وہ مذہب ہی عقلاً اور نقلاً کامل ہے
اور جس مذہب مین ان تین امرون مین کسی طرح
کا نقص ہے وہ مذہب ہی ناقص ہے پس اگر کوئی غور
سے بلا تعصب و طرفداری عیسائی مذہب مین ان
تینون امرون کی تلاش کرے تو اوسپر بخوبی واضح
ہوجائیگا کہ اس مذہب مین یہ تینون تین نہ عقلاً
تسلی بخش ہین اور نہ نقلاً - پہلے امر مین ذات و
صفات ربانی کی بابت ابتدائے پیدایش جہان
سے ابتک اہل عقل و نقل و حکماء و انبیا اسپر متفق
ہین کہ خداوند کریم وحدہ لاشریک اور واجب
الوجود ہے عیسائی مذہب مین برخلاف اسکے
تین خدا باپ - بیٹا - روح القدس ٹہرائے گئے
ہین جو عقلاً محال ہے اور تعجب یہ ہے کہ تینون
کو ایک اور ایک کو تین بتلاکے وحدت فی التثلیث
اور تثلیث فی الوحدت مانتے ہین یہ امر عقلاً محال
تو تباہی اگر نقلاً بھی ثابت ہوجاتا تو بھی کسی قدر
تمسک کی گنجایش تھی لیکن وہ بھی صرف خیال
ہی خیال ہے اسپر تینون خدا کے کام الگ الگ
بیان کرتے ہین - باپ کا کام جہان کو پیدا کرنا

اور قایم رکھنا بیٹے کا کام انسان کو نجات دینا اور
کفارہ ہونا - روح القدس کا کام انسان کے دل کو ایمان
کے لئے مستعد کرنا اور بعد ایمان کے اوسمین رہنا کہنا
دانا آدمی جسکو خدا نے عقل دی ہے کسطرح یقین کرسکتا
ہے کہ خدا تین ہوے بغیر تین کام نہ کرسکے اور اپنے
آپ کا کفارہ دئے سوا بندون کو نجات نہ دے
سکے پہلا جب مسیح کی وجود مین عبودیت کے ساتھ الوہیت
بھی جمع تھی اور تینون خدا ایک ہین تو وہی عبودیت
باپ اور روح القدس مین کیون نہین شامل کیا
اور کیا الوہیت ایسی شئی ہے کہ عبودیت کی طرح جسم
کی قید مین آسکے یہ بات ہر کوی سمجھ سکتا ہے کہ
جو شی جسم محدود مین آگئی وہ خود بھی محدود ہوگئی
الوہیت کا محدود اور منحصر ہونا عقل اور نقل سے ثابت
نہین جب مسیح مریم کے پیٹ مین بچہ بنکے رہا اور عالم
کو کون کیطرح پیدا ہوا تو باپ اور روح القدس
بھی اسکے ساتھ پیٹ مین رہے ہونگے اس صورت
مین تینون کو بیٹا کہنا چاہئے اور اگر باپ اور
روح القدس مریم کے پیٹ مین نہین گئے اور پیدا
نہین ہوے تو وہ دونون الگ ہین تینون کو ایک
کہنا درست نہین اسی طرح جب مسیح صلیب پر لٹکا تینون
لٹکے ہون گے اور جب تین دن رات ہاویہ جہنم
مین سزا پاتا رہا تب بھی تینون ہاویہ مین رہے
ہونگے
بیبل مین لکھا ہے کہ مسیح نماز پڑہتا اور دعا مانگتا
تھا اگر اوس مین الوہیت تھی تو نماز کیون پڑہتا تھا

اور دعا کس سے مانگتا تہا اپنی عبادت کرنا اور اپنے آپ سے
دعا مانگنا عبث ہے اگر باپ کی عبادت کرتا اور اس سے
دعا مانگتا تہا تو وہی باپ صرف اکیلا خدا تہرا۔ پھر مسیح
اسکا بندہ رہا۔ پھر انجیل مین لکہا ہے کہ جس روز مسیح
پکڑا گیا اسکی پہلی رات کو پہاڑ پر جاکے دعا مانگتا رہا
کہ ای خداوند اگر تو یہ پیالہ مجہسے ہٹا سکے تو ہٹا دے نہ
جو تیری مرضی ہے وہ کر اگر خود خدا یا جزو خدا تہا تو
اس دعا کی کیا حاجت تہی بلکہ اس عبارت سے یہ بہی پایا
جاتا ہے کہ اوسکو پختہ یقین اپنی موت کا بہی اوسوقت
نہین تہا اسی طرح جب صلیب پر لٹکایا گیا تو چلاکے
پکارا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنے اے میرے خدا تو نے
مجہہ کو کسواسطے چھوڑ دیا۔ اگر خود خدا تہا تو یہ کس سے
کہتا تہا اگر کہا جاوے کہ اسکی عبودیت متقاضی دعا
اور عبادت اور اضطراب کی ہوتی تہی تو کہا جاویگا
کہ الوہیت جو ان سب چیزون سے پاک ہے اسمین
نہین تہی کیونکہ جو امور اس سے سرزد ہوے سب
انسانیت پر دلالت کرتے ہین اگر بے پدر پیدا ہونا
اور مردون کو زندہ کرنا اور آسمان پر چڑہ جانا
دلیل الوہیت کی بنائی جاوے تو یہ سب باتین دیگر
انسانون مین بہی پائی گئی ہین آدم بے پدر و مادر
پیدا ہوا مردون اور بیمارون کو بہت سے انبیا اور
اولیاء سے زندہ اور تندرست کیا آسمان پر ایلیا
اور عزیر بہی چلے گئے ساری بیبل مین بہی ایسی کوئی
عبارت نہین جس سے صاف صاف انکی الوہیت اور
خدا کی ذات مین تثلیث پائی جاوے انجیل کے ایک

درس مین لکہا ہے کہ تین زمین پر اور تین آسمان پر
سو اوسکو مفسرین بیبل اور علماے مسیحی نے جعلی درس
بتلایا ہے اور لکہا ہے کہ یہ درس پیچہے سے ملایا گیا
یونی تیرین ابتک مسیح کو بندہ اور نبی جانتے ہین
روح القدس جو تیسرا خدا ہے اوس کی تو عجیب
عجیب صفات اور اشکال بیبل مین درج ہین اسکو
کبوتر کی شکل لکہا ہے کہین آگ کی شعلون کی صورت
بتایا ہے کہین جنات اور فرشتون کے خواص
اس مین لگاے ہین الوہیت قدیم اور بے تغیر
ہے الوہیت حادث اور متغیر قدیم اور حادث
کا جمع ہونا محال ہے مسیح جسم کے سبب سے تغیرات رکہتا
تہا پہلے جنین رہا پھر پیدا ہوا پھر جوان ہوا پھر
صلیب پر چڑہا پھر گاڑہ یہ مین سڑا پاتا رہا اور قبر مین
رہا پھر آسمان پر چڑہ گیا خدا کی ذات و تغیرات
سے پاک ہے روح القدس کبہی کبوتر بنا کبہی آگ
کے شعلے بنا کبہی آواز مین ہو گیا خداے تعالی ایسے
اشکال اور صور سے بری ہے خدا کا وجود یہان
مٹی باز یگر کا تہیلا نہین کہ کبہی اوس مین سے کبوتر کی
شکل بن کر نکل آوے کبہی آگ کے شعلے بن جاوین
کبہی درخت دکہلائی دیوے کبہی آدمی کا بہیس
بدلے کبہی تحت الثری مین دوزخ کی سیر کرے کبہی
آسمان پر اوڑہ کے چڑہ جاوے مذاہب ابنیا مین
بت پرستون کو اسواسطے برا کہا گیا ہے کہ وہ
لوگ خدا کی ذات اور صفات مین بتون کو شریک
سمجہتے ہین اور اپنی حاجات اور مرادات جن کو خدا

کے سوا کوئی پورا نہین کر سکتا بتا چاہتے ہین اور سجدہ
و عبادت جو خاص خدا کے لئے جائز ہے بتون کے
واسطے کرتے ہین سو بت پتھر اور لکڑی اور سونے
اور چاندی کا ہی نہین ہوتا بلکہ جس انسان کے واسطے
خدا کی ذات اور صفات ثابت کئے جاوین وہ بھی
بت ہے عیسائیون نے بڑا بھاری بت عیسیٰ کو بنایا
ہے رومن کیتہلک جو انبیا اور اولیا کی تصویرون
کی تعظیم اور ان کی قبرون کی پرستش کرتے ہین
ان کو پروٹسٹنٹ بت پرست کہتے ہین پر جب
انہون نے بھی مسیح کو دوسرا خدا اور روح القدس
کو تیسرا خدا ٹھیرایا تو ان کے شرک مین بھی کیا باقی
رہا کیونکہ مردون کو بت بنایا کسی نے زندون کو
کسی نے تصویر جسمانی کو کسی نے صورت خیالی
کو سب برابر ہین - بھلا اگر خدا کی ذات مین تثلیث
جائز ہے تو تربیع او تخمیس اور تسدیس وغیرہ کیون
ممنوع ہین اور اگر خدا مسیح کی عبودیت مین اپنی
الوہیت ملا سکتا ہے تو رامچندر اور کرشن اور
گنیش اور مہادیو وغیرہ کے اجسام مین کیون
بطور اوتار کے نہین آسکتا عیسائی جب مسیح
مین الوہیت اور عبودیت دونون مانتے ہین
تو ان کے پاس کوئی دلیل نہین جسکے رو سے ہندو
کے اوتارون کو ناجائز بتلا سکین کیونکہ جو خدا
ایک دفعہ جسم مین آیا اوسکو چند دفعہ آنے کون
سی مشکل ہے اگر عیسائی اسکا جواب یہ دین کہ ہماری

الہامی کتاب سے یہ ثابت ہی اسلئے اسپر بلا دلیل ایمان
لاتے ہین تو ہم کہتے ہین کہ اول تو ان کی کتابون کا
الہامی ہونا ثابت نہین بالفرض اگر الہامی مانی جاوے
تو ان مین تغیر و تبدل و تحریف اسقدر ہوگئی کہ قابل
اعتبار کے نہین رہین علاوہ برین اگر صرف اپنی مذہب
کی کتاب پر ایمان لانے سے بلا دلیل عقلی اس مسئلہ
کو سچا قبول کرنا لازم ہے تو پھر دوسرے مذہبون
سے کیا اعتراض ہے ہندو بھی اپنے بید اور شاستر
سے اوتارون کا ہونا ثابت کر سکتے ہین اور اپنی
کتابون کو آسمانی اور الہامی کہتے ہین عیسائیون
کے نزدیک بیبل کے رو سے ثابت ہے کہ خدا کو کبھی
کسی نے نہین دیکھا اور نہ اوسکو کوئی دیکھہ سکتا
ہے تعجب ہے کہ پھر مسیح کو خدا کہتے ہین جسکو ہزارون
لاکھون آدمیون نے دیکھا اور سب انسانی خواہشین
جیسے کھانا پینا سونا جاگنا بول براز اضطراب
لاچاری رکھتا تھا اور روح القدس کو کبوتر اور
شعلون کی شکل مین لوگون نے دیکھا وہ بھی خدا
ہنین عیسائی مذہب کے رو سے خدا سے تعالیٰ
علاوہ صورت انسانی کے پرندون اور آگ اور
دیگر اشیا کی صورت مین بھی مجسم ہوتا رہتا ہے -
اس صورت مین ہندون پر طعن کرنا بیجا ہے جو لاکھی
کھی کے شعلون اور گائی اور گرز کی صورت مین
آنا بھی سہل ہے -
علاوہ اسکے خدا کی ذات مین کئے طرح کے عیب لگہ
وئے ہین جن سے اسکی ذات بالکل پاک ہے توریت

مین لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ ساری رات یعقوب سے کشتی لڑتا رہا مگر یعقوب اس سے نگر سکا جب صبح قریب ہوئی خدا نے یعقوب کے ٹخنہ کی نس چڑھا کے اوسکو گرا دیا اور آپ چلا گیا دیکھو وہ عجب خدا ہے جو اپنے بندہ سے کشتی لڑتا رہا اور ساری رات مین اوس کو گرا نہ سکا فجر ہوتے مارے شرم کے جب اور کچھ نہ بن آئی تو غریب بندہ کی نس چڑھا کے اوسکو گرا دیا اور آپ بھاگ گیا۔ سبحان اللہ آنا اور جانا اور کشتی لڑنا اور بندہ کو گرا نہ سکنا آخر کار فریب کرنا یہ سب باتین خدا کی شان کے لایق ہین ایک جگہہ بیبل مین لکھا ہے کہ خدا جہان کو پیدا کر کے پشیمان ہوا۔ واہ خدا پہلے عالم الغیب نہین تھا اور اوس کو انجام کی خبر نہ تھی کہ ایسے جہان کو پیدا کر کے پشیمان ہوا اور کیا پشیمانی خدا کی ذات مین آسکتی ہے اب مین اسی قدر پر کفایت کرتا ہون میری زبان سے خدا کی شان مین ایسے ایسے کلمات ہے اوبا نہ نکلین اور نہ بیبل مین تو ہزارہا ایسی ایسی باتین لکھی ہین جو چاہے پڑھکے دیکھ لے پھر اگر وہ خدا خدائی کے لایق ہووے تو اوسکو مانے۔

ہزلیات نور افشان نمبر ۲۴ جلد ۱۶

ایم حنیف کی تصنیف راہ نجات پر اخبار دہرم جیون کے اویتر نے ریویو کی صورت مین چند اعتراض لکھے تھے اسکا جواب ایم حنیف نے "راہ نجات پر دہرم جیون کے ریویو پر ایک سرسری نظر" کے عنوان سے حنیف نے اوسکا جواب دیا ہے۔ اہل عقل دیکھین گے تو کہین گے کہ نامعقول باتین ہین اعتراض تو تھے خوب مگر جس بھدی اور خراب صورت سے ان اعتراضون کا جواب دیا ہے اوسکو متوسط درجہ کے عقل والا بھی دیکھ لے تو کہہ اوٹھے کہ کیسے بیوقوف باتین ہین ان تمام لغو دہو کون کے جواب مسلمانون کے کتب مناظرہ مین کثرت سے ہین مغالطہ اور دہوکے سے عوام کو بچانے کے لئے ضروری تھا کہ تمام جوابات کے جواب لکھے جاتے مگر ہم اوسکو کسی اور وقت پر چھوڑتے ہین اور اس مقام کو جہان اس .... نے اپنے خباثت شیطنت کا اظہار کیا ہے اور مغز موجودات سرور کائنات سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر زبان درازی کی ہے وہ لکھتا ہے "ہم ایسے لغو بہتان دینی برادران اہل اسلام سے سنا کرتے ہے اور ان کو معذور بھی رکھہ سکتے تھے بدین وجہ وہ ایک جنگلی ملک کے تاریک زمانہ کے ہادی کی تعلیم کو ابھی تک پکڑے بیٹھے ہین پر آپ جو ماشاء اللہ دہرم جیون کی راہ دکھاتے ہین ضرور ہماری افسوس کے مدعا ہون گے"۔ جب حنیف نے دیکھا کہ اہل اسلام بے طرح اپنے پیچھے پڑے ہوئے ہین اور اپنے ان اعتراضون کو جنہون نے کرستان بننے پر مجبور کیا پورا نہین ہونے دیتے اور اونہین پر فتح آسمان بات نہین ہے تو ایک اور نئے دشمن سے کہان مقابلہ ہو سکتا ہے تب اوس نے مسلمانون کی شکایت اویتر

دہرم کی تعریف اور خوشامد کردی کہ وہ اپنا پیچھا چھوڑدے
حنیف نے جو اسبات کی چشمک کی ہے کہ دنیا کے سچے
ہادی جنگلی ملک اور تاریک زمانے والے تھے براہ
انصاف اس بات کو بتادے کہ مسیح کونسے روشنی
کے زمانہ والے تھے اور وہ کونسے روشن زمین پر
نازل ہوے تھے اور جس زمانہ اور جس ملک کو وہ
مہذب اور روشنی والا کہتا ہے وہ کس کی روشنی
کا پرتو تہا۔ فضیلت تو یہ ہے کہ تاریک زمانہ مین ہو
اور جنگلی ملک مین ہوا ور خود بہی امی ہو اور اپنے
ہدایتون سے دنیا کو منور اور روشن کردے
اور زمانہ کے مہذب اور روشنی والون کا استاد
کہلاوے یہ بات مسیح کے اندہون کو انکہہ والا
اور مردون کو زندہ کرنے سے ہزار درجہ بڑہ کر
قابل وثوق ہے۔

گو حنیف کو جس غرض نے کرستان بننے پر مجبور
کیا وہ اسبات کے اظہار سے باز رہے مگر تمام
اہل انصاف نے اس بات کو قبول کرلیا ہے کہ
اسلام دنیا کو روشن کرنے دنیا مین آیا تھا
اور اس نے اپنے حکمت آمیز ہدایتون سے عالم
کو منور اور روشن کردیا

ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب حبقوق نبی اور عہد عتیق

واسطے اوس طالب صداقت کے جسنے نور افشان
طبع ۵ جنوری ۱۸۸۹ء نمبر ۱ جلد ۱۷ مین شائع
یہ تہا کہ کوئی مجہ کو محمد صلعم کی نبوت

ہونا ثابت کردے ورنہ دین عیسوی قبول کرلونگا۔
حبقوق ۳ باب ۲ را ی خداوند مینے تیری شدت
سنی اور ڈر گیا ای خداوند تو برسون کے درمیان
اپنی کام چلا برسون کے درمیان اوسے معلوم کر
قہر مین رحم کو یاد کر خدا تیمن سے اور قدوس جبل
کوہ ناران سے آیا اوسکی شوکت سے آسمان چہپ
گیا اور زمین اسکی حمد سے معمور ہوی اوسکی جگمگاہٹ
نور کی مانند تہی اوسکی ہاتہہ سے کرنین نکلتی پر
وہان بہی اوسکی قدرت درپردہ تہی مری اوسکے
آگے مین اوسکی قدمون پر آتشین وبا روانہ ہوی
وہ کہڑا ہوا اوسنے زمین کو لرزا دیا اوس نے نگاہ
کی اور قومون کو پراگندہ کیا اوسکی قدیم راہین
ہین مینے دیکہا کہ کوشان کے خیمہ پر پیت تہی و
زمین مدیان کے پردہ کانپ جاتے تہے کیا تو ندیون
پر بیزار تہا ای خداوند کیا دریاؤن پر تیرا قہر تہا
کیا سمندر پر تیرا غضب تہا کہ تو اپنے گہوڑون پر
اور نجات کے گاڈیون کے سوار ہوا کمان تیری
بالکل ننگی کی گئی جیسا کہ تونے فرمایا تہا قومون
کے متہہ قسم ہے تونے زمین کو چیر کے اوسے ندیان
کردیا پہاڑون نے تجہے دیکہا اور کانپ گئے تو
قہر کے ساتہہ زمین پر سیر کر گیا تونے نہایت غصہ
ہو کے قومون کو روندڈالا تو نے اپنے لوگون کو
نجات دینے کے لئے وغیرہ۔

ثبوت ۱۔ ای خداوند مینے تیری شدت سنی
اور [illegible] پایا تو شدید ہے۔ س چوبیش درانوہ

دنیا فتاد تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد - کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی ذرا انتہا یا حضرت یحییٰ علیہ السلام سے بائبل تو ظاہر کرتی نہیں کہ مسیح علیہ السلام چھپ کر بیت اللعدد میں گئے اور جسوقت یہودیوں نے دھمکایا فوراً چلدئے اور ہمیشہ خائف رہے -

۲- ای خدا تو برسون کے درمیان اپنی کام چلا برسون کے درمیان او سے معلوم کر - یعنے ایک عرصہ دراز تک پند و نصایح و جہاد برائے اجرائے راہ راست جاری و قایم رہے چنانچہ ویسا ہی ظہور ہوا کہ ہر کہہ و مہ کو شاہراہ نجات دکھلائی -

۳- قہر مین رحم کو یاد کر - کیا معلوم نہین کہ بعد جنگ کسی اسیر کو قتل نہ کیا کیا قصہ مندرجہ بوستان دختر حاتم طائی ظاہر نہین کرتا - کہ اپنی بوجہ نیکوکاری حاتم او سکا کل خاندان آزاد کر دیا اور کسی سے باز پرس نہ کی ہزارہا واقعات آپ کی رحمدلی کی درج کتب احادیث مین پڑھکر دیکھہ لو - اور انبیا مندرجہ توراۃ کے حالات کیا ظاہر نہین کرتے کہ اونہون نے کسی قوم مغلوب پہ رحم نہ کیا کیا اونکا تشدد درج توراۃ نہین کہ حاملہ عورتون کا پیٹ تک پھاڑ ڈالی اور معصوم بچون کو بھی بغیر قتل نہ چھوڑا اس تشدد کی کچھ انتہا ہی اب آپ کی رحم اور ان کی بے رحم سے مقابلہ کرنا چاہیے اور مسیح علیہ السلام تو حاکم بھی نہ تھے وہ رحم و تشدد کس پر کرتے مفلس کیا زکواۃ دیگا جب اسکے پاس ایک کوڑی بھی نہین غور کرو اور سمجھو -

۴- خدا تیمن سے اور قدوس وحید کوہ فاران سے

آیا - تیمن نام ہے پسر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا جنکی نسل ملک عرب مین متصل مکہ مقیم تھی اور کوہ فاران کوہ مکہ ہے جہان آنحضرت پیدا ہوے اس خبر نے تو پوری طور پر تصدیق آنحضرت کر دی کہ جسکے کوئی معنے تاویلی نہین کیا حضرت مسیح حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اولاد تھے یا حضرت یحییٰ - اور کوہ فاران پر کبھی قدم رنجہ فرمایا تھا ہم کو تو معائنہ بائبل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بجز ملک یہودیہ آپ کسی جگہ تشریف فرما نہ ہوے البتہ ایک مرتبہ ہمراہ والدین بھاگ کر ملک مصر کو گئے تھے جسکی بابت لکھا ہے کہ اونہون واپس جو مصر کو مامن سمجھین سو یہ خبر بجز آنحضرت کسی دوسرے نبی کی ہو نہین سکتی دیکھو پیدائش ۲۱ باب ۱۴ -

۵- اوس کے شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اوس کے حمد سے معمور ہوی - کیا معلوم نہین کہ ہزارون ہزار کرور درود شریف اہل امت آپ کے روح مقدس کو بھیجتے ہین اور اپکا نام مبارک لکھ کہا مرتبہ لیا جاتا ہے کہ جسکا شمار حیطہ امکان سے غیر ممکن ہے اور اپکے جسم کا سایہ نہ تھا اور ابر ہر وقت سایہ کئے رہتا تھا اسیواسطے اپکا جسم نورانی جلوہ یزدانی کہا گیا اب مسیح علیہ السلام سے مقابلہ کرنا چاہیے کہ کس کے امتیان زیادہ نام لینے والے ہین -

۶- مری اوس کے آگے چلی اور راہ اوس کے قدمون پر آتشین دبا روانہ ہوی - سو دیکھہ لو جہاد آنحضرت مین کون ٹھہر سکا کیا کوئی شمار کر سکتا ہے کہ کس قدر کافر مارے گئے - بلکہ جس ملک پر جہاد کیا دین اسلام

والحکام خدا کا اجرا پورے طور پر کر دیا دیکھو فتوح الشام
ومصر ومغازی آنحضرت جبکہ پیشین گوئی برابر جہاد
کو اوس نبی سے منسوب کرے پھر اعتراض جہاد پر کرنا
سوائے ہٹ دہرمی اور کیا سمجھا جائے کیا حضرت مسیح نے
جہاد کیا تہا۔ یا حضرت یحیٰی نے مری نے تو دونون کو
علحدہ کر دیا اب بہی اگر شک ہو تو نوشتہ ازلی
ہی ہم تو برابر ثبوت اثباتی دے رہے ہین جس سے
اور کوی دوسری معنے نہین۔
ے۔ اسنے نگاہ کی قومون کو پراگندہ کر دیا۔ میںنے جس
ملک پر دیکہا کہ قبضہ بت پرستی مین ہے فورًا جہاد
سے پراگندہ کر دیا کہ ملک سے ملک آپکے حین حیات داخل
فہرست اسلام ہو چکے تہے اور بعدہ خلفائے راشدین
خصوصًا عمر رضی اللہ عنہ نے کیسا کیسا بت پرستی کو
متایا کیا ای اہل زمانہ تمنے بالکل فراموش کر دیا ورا
تواریخ پر غور کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے اور حضرت
مسیح یا حضرت یحیی علیہ السلام کونسے قوم کو پراگندہ
کر دیا تہا بلکہ اون سے آپ عمر بہر پراگندہ رہے اور
عمر بھر سوائے یہودیون کے کسی کو کلام نہ سنایا اور
غیر قوم کو برا جانا۔ باقی آیندہ

(منقول از ریاض ہند امرتسر)

مکرم بندہ اوتیر اخبار ریاض ہند امرتسر۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تہوڑا سا مضمون
مباحثہ قصبہ جنڈیالہ ضلع امرتسر عرض کرتا ہون امید کہ
جناب والا اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون

کو ممنون ومشکور فرما دین گے وہو ہذا۔
مین ایکہزار جنڈیالہ مین واسطے منادی اسلام منعقد ہوے
سے گیا۔ ۲۰ فروری کو ایک کرسچن صاحب مگر جن کو نہ انجیل
سے کچہ واقفیت نہ قرآن سے مس بازار مین پیغمبر اسلام پر
الزام بیان کرتے ہے ان سے خدمت مین عرض کی گئی
کہ جناب الزام نہ لگائین فرمانے لگے بقول شخصے چہوتا
منہ بڑی بات۔
(۱) تمہارے پیغمبر نے بہوسے ناجائز کارروائی کی۔
(۲) تمہارے حضرت نے لوگون کو گوہ موت پلایا۔
(۳) بائبل مین تمہارے حضرت کی کوی پیشین گوئی نہین
مینے عرض کی کہ جناب ہمارے پیچے ہادی اور برحق رسول
خدا نے یہ دونون الزام جن کو آپ لگاتے ہین نہین
کئے اور بائبل مین پیشگوئی کیون نہین ہان یہ ضرور
ہے کہ آپ کو عیسائیون نے وہ موقعہ نہ بتلایا ہوگا۔
اسپر فرمایا کہ کل ۳ بجے ہمسے مباحثہ انہین باتون پر کرلو
مین نے عرض کی بہت اچہا۔
۲۱ فروری کو آپ نے ایک اشتہار لگایا کہ ہم ۳ بجے
اول منادی کرین گے بعد مین ایک محمدی سے مباحثہ
کرین گے مکرم بندہ مین اس خیال سے کہ کہین فساد نہ
ہو جاے ان کے مکان پر جانے سے باز رہا مگر بعد نماز
عصر منادی کے لئے بازار مین ان سے بہت دور ہٹ کر
منادی کرنے لگا تہوڑے عرصہ مین آپ بڑے طیش
سے عین منادی مین تشریف لائے اور فرمانے لگے
کہ ہم سے مباحثہ کرو مینے کہا مین اپنی جگہہ پر مباحثہ کرنے
کو تیار ہون یہ بات سنکر آپ فورًا ایک چوکی اور

چند کتابین اٹھالائے اور کتاب اٹھاکر اول اعتراض کو شروع کیا مینے عرض کی کہ گناہ کے پہلے تعریف کیجاے کہ گناہ کسکو کہتے ہین پھر مین ہی نے عرض کی کہ گناہ خلاف شریعت ہے اسپر آپ نے سکوت فرمایا۔

مینے چونکہ الزام کا جواب دینا تہا تین منصف ہند وصاحبان مین سے چن لئے اور پہر عرض کی کہ مسٹر سنگھ صاحب کا سچر کا اعتراض ہے کہ تمہارے پیغمبر نے اپنی بہو سے ناجائز کار روائی کی اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیشوایان ہادیٔ برحق نے ناجائز کار روائی نہین کی۔

(۱) دیکھو زید نے جب زینبؓ کو طلاق دیا تو حضرت نے نکاح کر لیا۔

(۲) متبنّیٰ بیٹے کے حکم مین داخل نہین دیکھو ۲۲ سیپارہ سورہ احزاب رکوع ۵۔ پس جب بحیثیت قرآنی متبنّیٰ بیٹے کے حکم مین داخل نہین تو زینب سے نکاح خلاف شریعت نہین صاف ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی شریعت کو نہین توڑا جب اپنی شریعت کو نہین توڑا تو گناہ نہین۔ رہا یہ امر یہ کہ حضرت نے پہلے شریعت کا خلاف کیا وہ آپ کے ذمہ ہے آپ ثابت کردین اسپر کرسچن صاحب مثل مداری یہ کتاب رکھدی اور تہا بہت دیر تک کرتے رہے بالآخر فرمایا کہ بہو سے زنا کرنے والے کو خروج مین سنگسار کرنے کا حکم آیا ہے اسپر منصف صاحبون نے فرمایا کہ تم جواب ٹھیک نہین دیتے وہ کہتے ہین کہ متبنّیٰ کو شریعت موسوی یا اپنی کتابون یا قرآن سے ثابت کرو آپ اور جواب دیتے ہین۔ ثابت ہوتا ہے کہ آپ غلطی پر ہین اسپر وہ نہایت شرمندہ ہوے بغل مین کتاب جسکو ساتھ لائے تھے اٹھا چلدئے۔

آہ افسوس ایسے لوگون کو چاہئے کہ دپٹی مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سے دریافت کرکے ایسے اعتراض کیا کرین ورنہ خفت اٹھاوین گے۔

راقم خادم الدین ابو عبید محمد عبداللہ امرتسری ۲۶ فروری

مژدہ

وہ حمائل شریف معری و مترجم جسکا متن سادہ اور حاشیہ پر ترجمہ اردو شاہ عبدالقادر صاحب آیت آیت کا ہدیہ دار ہے اور جسکا اشتہار فی غلطی متن ایک اشرفی تہا بعد جان فشانی و عرقریزی ایک سال کے بفضلہ اب مرتب ہوگئی اس کی زاید توصیف تو فضول ہے مگر یہ اطلاع ضرور ہے کہ جو صاحب ازراہ شوق اس حمایل شریف کو طلب فرماوین اگر ناپسند خاطر ہو تو فوراً مع محصول بذریعہ ویلیو پی ایبل یکیت مطبع کو واپس کرین قیمت دیکر راقم بلا تامل واپس لیگا۔

تشریح قیمت مع محصول ڈاک

حمایل شریف کاغذ چکنا ولایتی سفید بلا جلد	للعہ ۱۴
ایضاً مجلد چرمی درجہ اول	۸
حمائل شریف کاغذ زرد بلا جلد	للعہ ۱۴
ایضاً مجلد چرمی درجۂ اول	۸

یہ حمائل شریف تین وضع پر رکھی گئی ہے۔

(۱) محض سادہ بلا رنگ حنا۔ (۲) متن حنائی (۳) بیاض متن و حاشیہ حنائی۔ قیمت تینون کی یکسان ہے جلد اس حمائل شریف کی چرمی دارائق

وضع کی شہری و روپیلی نہایت نفیس و مضبوط قابل دید ہے

العبد

عبدالاحد مہتمم مطبع مجتبائی دہلی

اشتہار مسرت آثار

انحو خواب غفلت سے ای مومنو کلام رسول خدا تم سنو
کلام خدا ہی کلام رسول گواہ اسپہ قرآن ہی تم دیکھلو
احادیث تالیف کردہ بخاری ہوئین ترجمہ شوق سے تم پڑہو
مئی دحدث انمین بھری ہی تمام تم اب شوق سے جام بھر بھر پیو
تلاوت کرو جیسے کہنا اسے شہ فشہ زار کا خاتمہ خیر ہو

الحمد للہ والمنہ کہ پارہ چہارم صحیح بخاری شریف مترجم مسمے
بہ فضل الباری بطرز و طریق سابق باآب و تاب چھپکر
شایع ہوگیا شایقین کے خدمت مین اطلاعاً گذارش ہے
کہ اس پارہ چہارم کی قیمت تفصیل ذیل رکہی گئی ہے
قیمت ہر سہ پارہ اول عام سے عہ یعنے فی پارہ ۸ر بلا محصول
ایضاً سو واگردن سے عہ ایضاً ۷ر
پارہ چہارم قیمت عام ۱۰ر سو واگردن سے ۹ر

المشتہران شرف الدین محمد و فخر الدین احمد لاہور محلہ حلا لخان لوہاری

معالجات قانون محشی تمام امراض فخم

یہ کتاب جو مستغنی عن الوصف والثنائی ابہی تک اقلیم
ہند مین نہین چہپی تھی بندے نے بہزار جانفشانی اسکو
چھپوایا اس حسن و خوبی کے ساتہ شاید دو ایک کتابین
کتب دریہ مین سے چھپی ہون جیسا ہدایہ و حمد اللہ چنانچہ
وقت معائنہ کے کیفیت اسکی ظاہر ہوگی متن بخط نسخ اور
حاشیہ بخط نستعلیق تصحیح اسکی چہاپہ مصر و روم النسخ
عدد سے سات بار ہوئی قیمت فی نسخہ ۱۰ر اور جو

صاحب دس نسخے یا اس سے زاید خرید فرماوین ان کے لئے
فی نسخہ عہ ۱ر اور جو پچیس اور اس سے زاید خرید فرماوین ان کے
لئے فی نسخہ عہ ۱ر۔ المشتہر معز الدین طبیب مقیم
بہوپال محلہ شاہجہان آباد بارہ محل شفاخانہ خاص سرکار فیض آثار

کانگرس کے متعلق کاغذات

	قیمت	محصول
تقریر آنریبل پنڈت اجودہیا ناتھ صاحب	۱ر	۰ر
تقریر مسٹر اے او ہیوم صاحب سی بی	۰ر	۰ر
مکالمہ مولوی فرید الدین و رام بخش	۰ر	۰ر
سوال جواب متضمن بر مقاصد کانگرس	۰ر	۰ر
نقارہ اسلام	۰ر	۰ر
مضامین سر ڈبلیو (ڈاکٹر) ہنٹر	۱ر	۰ر
خطوط سر اکلنڈ کالون و مسٹر اے او ہیوم سی بی	۳ر	۰ر
تقریر مسٹر اے او ہیوم (انگریزی)	مفت	۰ر
اسپیچ مسٹر نارٹن بمقام مدراس	۱ر	۰ر

یہ تمام رسالجات دفتر ہندوستانی محلہ ایبن آباد لکھنو مین درخواست
بھیجنے سے دستیاب ہو سکتے ہین جو لوگ بغرض تقسیم کسی رسالہ کی
۵۰ سے زیادہ جلد خرید فرماوینگے ان کے ساتہ خاص رعایت
کیجاویگی جو تحریر سے دریافت ہو سکتی ہے۔

حجاج حجاج حجاج

صاحبان طامس کوک اینڈ سن ایجنٹ حاجیان
از طرف گورنمنٹ آف انڈیا عام طور سے خبر دیتے
ہین کہ امسال ہمارے آگبوٹ کی روانگی کی تاریخین
حتی الامکان بمبئے سے بندر جدہ تک حسب ذیل ہے

۱۰ر اپریل۔ ۳۰ر اپریل۔
۲۰ر جون۔ ۲ر جولائی۔

مطبع بحر الاسلام منشی نور الدین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔